جس شخص کی بیوی سیدہ ہو اسے زکوۃ دینا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13003

تاریخ اجراء: 02 ربیع الاول 1445ھ / 19 ستمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس شخص کی بیوی سیدہ ہو کیا اسے زکوۃ دی جا سکتی ہے جبکہ وہ مستحقِ زکوۃ بھی ہو؟ اگر زکوۃ دی جا سکتی ہے تو اس کی زکوۃ میں ظاہر ہے اس کی سیدہ بیوی بھی تصرف کرے گی؟ اس کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں سیدہ کا شوہر اگر سید، ہاشمی نہ ہو اور شرعی فقیر بھی ہو تو اُسے زکوۃ دے سکتے ہیں، سیدہ سے نکاح کے سبب وہ سید نہیں کہلائے گا۔ البتہ شوہر وہ زکوۃ کی رقم آگے اپنی سیدہ بیوی کو دے گا تو اس کی حیثیت اب زکوۃ کی نہیں ہو گی بلکہ تحفے اور نذرانے کی ہو گی اور شرعاً سید تحفہ قبول کر سکتا ہے، اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔

شرعی فقیر زکوۃ کا مصرف ہے۔ چنانچہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(باب المصرف) ای مصرف الزکاۃ والعشر۔۔۔ (ھو فقیر، وھو من لہ ادنی شیء) ای دون نصاب" یعنی زکوۃ اور عشر کا ایک مصرف فقیر بھی ہے اور فقیر سے مراد وہ شخص ہے جو نصاب سے کم مال کا مالک ہو۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الزکاۃ، ج03، ص333، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطا)

فتاوی تاتارخانیہ میں ہے: "من جملۃ ذالک الفقراء والمساکین" یعنی مستحقین زکاۃ میں سے فقراء اور مساکین بھی ہیں۔ (فتاوی تاتارخانیہ، ج03، ص198، مطبوعہ ہند)

بہارِ شریعت میں ہے: "**فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی قدر ہو تو اُس کی حاجتِ اصلیہ میں مستغرق ہو،** مثلاً رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، خدمت کے لیے لونڈی غلام، علمی شغل رکھنے والے کو دینی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہوں، جس کا بیان گزرا۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص924، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سید کی غیرِ سیدہ زوجہ کو زکوۃ دینے سے متعلق صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”زید اپنی اس ہمشیرہ کو جو سید کے نکاح میں ہے زکاۃ دے سکتا ہے۔“ (فتاوی امجدیہ، ج01، ص390، مکتبہ رضویہ، کراچی)

فتاوی خلیلیہ میں ہے ”عورت جبکہ خود سادات و بنی ہاشم سے نہیں، کسی سید کے نکاح میں جانے سے سیدہ نہیں بن گئی ہے، اس لئے اگر وہ مصرف زکاۃ ہے تو اسے زکاۃ دی جاسکتی ہے۔“ (فتاوی خلیلیہ، ج01، ص502، ضیاء القرآن، لاہور)

سید نفلی صدقہ قبول کر سکتا ہے۔ جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مراۃ المناجیح میں ارشاد فرماتے ہیں: ”خیال رہے کہ غنی اور سید کو صدقہ نفل لینا جائز ہے، وہ صدقہ ان کے لیے ہدیہ بن جاتا ہے۔“ (مرآۃ المناجیح، کتاب الزکاۃ، ج03، ص48، نعیمی کتب خانہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net